مثنوی مولوی غلام اسمعیل شہید

مثنوی مولوی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سبب نور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی تیرا نام کیا خوب ہی
زبان سطر حمد تیری کری
تری ذات میں سچ ہی کمال
جتی جا بجا ہی و سب ہیچ میں
ہی مالک ملک کی احدی کریم
ہر یک جا تی ہین او سین نظر
تعجب کہی ہی میں جو عشق پرور
ہمیشہ وہ نفسی او س نور کی ہشیار
کہیں لعل و یاقوت یا چہلتا
جلوتی ہی چہوتی خوش آئی تی
وہی جلوہ آتا ہی او سین نظر
او سی سی ہی مقصود جہاں خرابات
وہ انسان اکمل ہی سینی ہو کون
حبیب خدا سید المرسلین
دل او سکا جو ہی مخزن غیب
بظاہر ہی جو مقطع انبیا
جو او سین تامل کریگا تو
سو دستور ہی نور کا نام
تخلص کا سو وہ ستارہ ہو اینا
سبھی نور او سکا ہی ای مقام
ہمیشہ [illegible] میں

کہ نسیان کو دو ہی ملکوت سے
کہ ہی نور تو اونکا ہی سبھی یہ
تجہی میں ہی شان جمال و جلال
خیالات کی خار ہی ہیچ میں
کہ ہی ذات تیری جواد و حکیم
ترا نور او سے سب میں جلوہ گر
حباب سے میں ہین موتی جگر
بہ ابر اور بحر اور کوہسار
یہ ذرہ میں سب اور تو آفتاب
بنایا وہیں خاک سی آئینہ
اگرچہ بظاہر ہی جاہ بشر
وہی ہیگا مضمون ام الکتاب
ہوا مفتخر جسکے در تو کون
شفیع الورا ہادی راہ دین
ہے پر اخطا سی ہی شک و ریب
حقیقت میں ہی مطلع اصفیا
الٰہی کہتا بار یک یا الٰہی
کہ آخر کو ہو تد ہی [illegible] کا نام
سو تصویر نام کی ہو گی ہاں [illegible]
کہ ہر یک تئیں ہی او سکا مقام
جو ہر جا جہاں [illegible]

او سی سی ہی جیکی دلکو [illegible]
ہوا ہاں سب ہی تیرا او فزا کی ہی
برابر ہاں تیری ہا کہین کرم
تو ہی خالق ہر مکین و مکان
تری جود کی بحر کا ہی [illegible]
وہ موتی سی کہیں ہین تیری نام
تو انسان جب نور افشان آ
کہیں لالہ و گل ہوا او سکا نام
ہے سب میں [illegible] و ہی رہتا
[illegible] او سی جان او سی پاک کا
سو انسان میں ہیں کچھ عجب
خصوصاً وہ جو اکمل انسان ہے
نبی البرایا رسول کریم
محمد ہی نام او سکا احمد لقب
زبان او سکی ہی جاں قدیم
سو او ل ہی [illegible] طرح او سکا
کہ جب تین [illegible] اکمل انسان ہوا
سو تہا انبیا کا قصہ عجیب
[illegible] جیسی جسے [illegible] ہوا
ہوا جلوہ گر [illegible]
آخر [illegible] ہو وہ علام

وہی سب نور کا ہی [illegible]
کہ مشتاق تو ہر سب سی پاک ہی
کہ ہیں ان جو تیری لگ میں [illegible]
تو ہی بادشاہ زمین و زمان
حبابت یک ہی چرخ کبود
کہ حیران ہیں [illegible] خاص و عام
[illegible]
کہیں دُر و مرجان وہ لا کلام
وہی اصل جلوہ تو مستور تہا
تب انسان ہوا نام او س خاک کا
اگرچہ ہی سارا ہی نقش عجب
وہ سارے ہی صحیفوں کا بانی ہوا
نبوت کی دریا کا در یتیم
بیان ہو سکی منقبت او سکی کب
سو باغ دین جن ہی [illegible]
بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور
تو مشتاق تصویر جہان ہوا
ہوا ختم او سکا بنی عرب
بظاہر ہوا [illegible]
جو تہا [illegible] او سکی [illegible] میں
[illegible]

حصہ جو جان میں اوس دل کی
وہ سارے تحفی خوب جگ کی مقصود ہیں
دل اوسی منیں ایک گل کھلیا
جیسی کہ یوں اوسکا ہی باغ گل
طلسماتی گیا باغ ورنج
عجب سارنگی ہی او عجب ہیں
وہ سب جو خود ہی امام زمان
دعا میں کی تم ہی آمین کرو
وہ متن جیں سچ اصل رسنا
شریعت کا متن ہی بحکم اس کا
حقیقت کا وہ ہی سر خفی
مراد اوسکے خالق کی توحید سے
اوسی سے جان مقدس کا نور
اوسیکا تہا مذکور در دست
جو اسکو پہنچا بحکم ازل
وہ ہر چند لا لکھو کتابیں پڑی
کتابوں کو لادے تی ہی سبب
اسی طرح جا اوسی کی خبر
سو جو وہ ہی اوسکی وہ معنی سبب
وہ کو دوں [illegible] میں کرو
[illegible] اوسکی [illegible] خبر
وہ علم [illegible]

کرا اوس میں آتش ما نور کی
کہ گویا کہ اک تو ڈالی سو ہیں
کہ اوس ہی ہنسا باغ وہ گل کہلا
حمد ہی جو اور احمد ہی گل
ہما اور طوطی ہی ہر بو شرع
کہ مستی سی سبا رنگی ہر شاخ ہیں
ہوا مفتخر اوس ہی گلستان
در یا جس ہیں ور آئین گر
کہ ہر یک ہی ہی اوس سا
ہر یک گہی ہی بلبل اوسکا
اوسی سے ہی ہر جا ل و جان
وہی اصل توحید و تمجید سے
اوسی سے ہی سر قدم کا ہو
وہی کا ہی ہیں سارے شہکار و ست
وہی ہی جو گیا عالم باعمل
او راوسکی بہارت میں سب گلی
کہ ہی کس طرح ہر یا سی رو شب
عبادت میں مشغول رہی اگر
[illegible] روز و
[illegible] وری
[illegible] اوسکا [illegible]
[illegible]

او جمن سی باغ جہاں لالہ زار
وہ میں گہ سبا خدا [illegible]
وہ سبق ہی پیسا کہلا بوستان
چمن میں ہکنی لگی مست بو
عجب ہی وہ کی مجب وہ جام
وہ ہر شاخ سو [illegible] گل
آ ہی عشق او سکو تو نہ کہہ
ہوئی ختم حمد او نعت مع
اوسکی تو ہی سچ قرآن تمام
طریقت کی مقصود کا متی آ
یہ جو معرفت کی اشارات ہیں
اوسی سی ہی آب سو سنو تکو شعر
اوسی کا لیا عہد ارواح ہی
سو ہر چند ہی ہر زبان وہ کہ
اور اوسکے سی جو شخص محرم
سو بابل ہی اوسکی و گفت و شنفت
وہ علم اوسکا سب لکھی ہی
تو وہ گر عبادات برسوں کری
یہ خلوت میں اوسکی جو جلوہ گر
حقائق معارف کرن ہی لکھو
سو سب لغو ہی اسکا یہ قیل و قال
یہ تقیید ہی وہ شراب طہور

اوسی میں سی ہی دنیا و دین کی بہا
اوسکا نشان کی سب ہی ہر جز
کہ ظاہر ہی اوسکی نیز ہی بہا
جہکنی لگی بلبلیں چار سو
کہ ہر یک کی ہستی ہی خاص و عام
ولایت ہی عالم اور نبوت ہی کل
اور اوس نعل او سی باد کہہ
تو میں لیکی جو پیدا کی متن شرح
اوسیکا تو نیا احسان ہی تمام
کہ اوس میں ہی او جتنا سچ رجحان
اوسی کی سبب سب کنایات ہیں
اوسی ہی عشاق کا زور و شور
اوسی کی جلالت ہی اخلاص کی
ولی مغز کو اوسکی جو بحر ہی کا
سو علم و عمل اوسکا مذکور ہی
وہ یک یک کہی تا ہی سو معرفت
ولی خود تو اونکو نشی و کور ہی
[illegible] کی جو اون مری
[illegible] لات طلاعت آیت تک
ولی [illegible] اسکی جو
خیال غلط ہی بحر وصال
کرا [illegible] بالا و [illegible]

ولی جام کو عشق یہ کہہ جو کئی
یہانتک کرو اوسکی ہمہ بہشت
نہو و سمین شرار اوسکا ہر گز پدید
ولی اوسکو سمجا تو سن سچ سمجے
[illegible] بہشت کی لو بی حادیہ
کہو فصل مین ہے اوسکا بیان
عقیدے کی اثر اک مین ہے عیان
کمالات اوسکی ہین [illegible]
وہی مالک الملک ہے بی وزیر
اوسیکو سمجہا تو مشکل کشا
جو جاگیر ہے حکم لا قیل و قال
کہ عزت کی دربار مین سو سرو
اہانت کری یکر تکریم کہ یہ
کرامی قدرہ دم ہار امکان کیا
سو نکتہ نوازا وسکا ہی کہ نام
اوسیکی ہاتھ مین سب تخت و تاج
اوسیکی ہین خدمت مین شمس و قمر
بنایا ہے سو آتش و خاک سب
سیہ سید [illegible] ڈوق
سعادت کو [illegible]
[illegible]
[illegible] اوسکا [illegible]
[illegible]

دل ان ہی کو تو پایا کہ ہر شرک
کہ ہر گز نہ باقی رہی اسکی بو
کہ جسمین ہے جو علامات شرک پلید
پر آپ اوسکی تفصیل ہی کیجیے
جو ظاہر ہوا تو اول اصحاب تر
ذرا کہہ یہ حقیقت ہوا اوسکی عیان
بہت دور رکہہ اپنی سمجہ گمان
وہی ہے عزیز اور سب ہین ذلیل
وہی نافذ الحکم ہی بی مشیر
کسی کی مدد کا پہ لقب مت بتا
کہ اسکے نہین بولنی کی مجال
ذرا جا کی ہو وہی ہاں مجید
نہ جن آ سکی ہان نہ تسلیم کچہ
فرشتہ ہی جان اور انسان کیا
ولی نکتہ گیری ہی ہے اوسکا کام
اوسیکا ہی غیب و شہادت مین راج
شبیہ و نظیر عالم مین لیتہ مگر
اعمال ہین اوسکی ہین چالاک سب
پڑہی بولتی ہین یہ سب حق و حق
پڑہی بولتی ہی کہ اسکا معین
کہ کیا کہتا ہی یہہ وہ بار بار
سنا دیتی ہی ہر کو اکبار
چلا آتا ہی کس طرح جہوم جہوم

کہ جس دل مین کچہ غیر کا دخل ہے
کہ جس دل مین کچہ خیر کی شک ہے
سو اقسام مین شرک کی ای نہا
سو اول عقیدی کا اثر آکہی
وہی ہے دو سہ قسم ہی آکن یا
یہہ بعد فصل اول سنو سر بسر
یہی جان تو دل سی شک و ریب
نہین اوسکی عزت مین کی حرج
وہی آپ لاتا ہی سب جزو کل
وہ خود جو سب کچہ کہ ہی اکثر و قلیل
سنا یہ عشق بروانگی گر مدی
تمام اوسکا جاری ہے عشق نہنگ
جسے چاہے اکدم مین کرو ہی ذلیل
رہی جو رہی ہین جتنی یہہ لوگ
سو نکتہ نوازی تو مشہور ہے
ملک اوسکی سجدہ مین وار اون
کوا کب یہہ جب سب جو سجدا اوس کین
یہی جنگل مین دیکہو تو کوہ ستین
سمندر دریا در و مرجان کی
اٹہی ہاری طرح سب [illegible]
دکہاتا ہی قدرت وہ زور مین
[illegible] سب کی حکم الست
کہ [illegible] عدد [illegible]

تو سن لیجیی اوسکا وہی سخن ہے
سو توحید اوس بہت دور ہے
کہ گناہ تو بی اوسکا شمار کا
نہایت خبیث و ربانی کا
ذرا اوس ہی یہہ تو سمجہ لیا
جو کچہ دین ایمان کی باد [illegible]
کہ بی ذات خالق کی [illegible] حق
یہہ دعوی جاہی ہین کر یک
وہی حل کری عقدہ ہی مشکل کی
نہیں کام مین اوسکی کوئی دخیل
تو پہر کون ہے جسکا شریک اسکی
یہہ سب علم [illegible] ہین
جسے چاہی اکدم مین دی جلیل
اسی کی حکم و عزم کا ہی اوسکا
ولی نکتہ گیری ہی سب تو ہی
ملک اوسکی تسبیح مین مگون
سو سب یہ مین اوسکی [illegible]
عبادت مین اوسکی عرش [illegible]
بیان کرتا ہی اوسکی احسان کو
یہہ سینہ مین اوسرار [illegible]
کہ یون [illegible]
[illegible]
[illegible]

کبھی جو کی سیر اوس چمن میں صبا
وہ بالا دکھاتا ہے اپنی حسن شمشیر
کہ ہر رو میں عاشق کی یون سنگ
کمالات کی اوسکی وہ ملکی سب
جو اوسکی کمالات ہیں رنگ رنگ
وہ سب گلشنی چہرہ دیوی ہتا
کمال اوسکی ہاتھ میں کی تنگ
سخن کو تذکیر کی ای عزیز
اوسکی بدولت بہار ہیں پھول
کہ بلبل ہوئی عشق میں زار ہی
اوسی سے اوسکا یہ شہد حالی
یہ گلشن سی ہی لگی جیسی بات
حقیقت میں ہی کچھ وہ سر قدم
زبان اوسکی جاری ہی جو ذکر میں
جو آہ و فغان میں نہ ہو وسے
اوسکا یہ جلوہ ہی یہ تجلی
اوسی ہی چمکتا ہی تو چمن
وہی حق ہی یہ صبح وسا
اشارت سی انگشت کے ہر جان
[illegible] غیر ماوا نہ تجلی
جو کرتا ہی [illegible] ہی غنچہ ناز
[illegible] کی ہی [illegible]

یہ گیسو گلشن کی کہو تا ہی گرہ
کہ اوسکا ہی حلقہ اسیری کی شمشیر
سنبل جیسکی عشاق کا ہی پریشان
ہزاروں ترقی پر بستی ہیں وہ
کہ ظاہر میں چار و طرف بیہ نگہ
کہ ہر تی اوسکی ہی اوس سکا پتا
سبھی شاخ نرگس میں ہیان دیدہ نگہ
سبھی شاخ گل گلشن میں ہیں بالتمیز
چمن میں نہ تھی آب اسحال ہو
سو گل کی [illegible] ہی شاری
اوسکی یہ کرتی ہیں سب [illegible]
وہ چھپتا پھرتی ہی پتے پر بات
جسی کہتی سنتی ہیں رو در ہم
تو دل اسکا مشغول ہی فکر میں
تو سخن کو اوسکی یہ خود گوشی
کہ جسی کلی گویی یہ سنکی
اوسی ہی میں کشتی ہی کی سمن
یہ قمری پھر لگی آتی ہیں بر ملا
وہ ہر تاتی ہی حید دیکھو عیان
کہا ہی گو تکو اپنا یہ حال
ادب سی کبھی سی وہ ہو سر فراز
قطع ہی جو غیر کا ربط ہے

کبھی ہستی ہستی نہ شاہ نواز دا
جو قوس قزح میں شاخ ہی چمن
یہ بہار ہی شجر و سنبل کی ہی دام
ذرا دیکھ لو جتنی یہ بہو تی
سو رقومیں انہی لکھی ہیں تمام
لگی لالہ و نسترن بیکیان
چمن کا مذکر نسیم سحر
کہ سن سنکی ذکر ای ہوشیار
یہ جو بات لوگوں میں مشہور ہے
اوسی سی اوسکا یہ فرح و
سو یہ بات ہی شاخ عروس کی نقطہ
عرق میں اوسی کی ہی وہ مال
وہ کہکہہ کی ہو تا ہی از ہزار
زبان اوسکی گو جرب جیالا کی
جو وہ ذکر میں ست ہی بیجان ہے
صبا اوسی کہتی ہی جب سیر کی
اوسی سی بستان میں چلی
سو جیسی ہی یہ شرف ہی سیج بات
لکھا جاتی ہی یہ ہی یہ کلام
غلامی کی تجبیر میں شاد ہون
ہوا میں معلق یہ سارہ مصرع یہ
سو اتنی تو لازم ہی داتگی

لباس اپنا کرتا ہی سبز تار تار
سو اپنی جنون کی کنایات میں
ادب سی کھڑی ہی بارگی دا الکلام
سو تو ہم میں اوسکی مشغول ہیں
وہ جنگل گلزار سی لا کلام
یہ سب مثل سوسن ہیں طالب الالتفات
جو تذکیر کرتا ہی بیان سر بسر
تو سبھی سی یہ ہستی ہیں سب بار کی
او اشعار میں اوسکا ذکر کر
اور اوسکو ہی اپنا کیہ وغرو
خیالات ذکی میں سارے غلط
خجالت سی خار میں اوسکی اول
یہ سن سنکی جستا ہی بولنے
ولی غیر سی اسکا دل پاک ہی
تو یہ یہ میں چشم حیران ہی
تو سن سن کی کرتا ہی [illegible]
اوسی کی چمن میں آتی ہی قہقہا
کہ ہر اوس وہ حیرت میں لے رات
سو جدہی ہی سبزہ دیکھو مدام
معتقد ہی ہون گو کہ آزاد ہون
صفین باندھ کر زینتی میں
زمین اور فلک سی لگا تی

غرض نہ کر دین سب ہیں بعض و مساع
ذرا جا رہا ہو تہا دیکھو خشوع
وہ واز فسق توحید کی بار ہیں
اوسکا ایک ہی جا وہیں لا کلا
عبودیت کلک جسکے ہو حکم ایک بار
اوسکے قسمیں لی نہیں آج کل
سندر ہے میں ہی حقے
سو دیس کسی ہو کی کتاب
دکھائی ہی وہ راہ مشتاق کو
پہر سو جو خدمت سچن کو بتا
اطاعت میں اوسکی یہہ ناچار ہین
نہ اونکو ہی بار و ہان رد و نجر
او انسان جو شاہ شطرنج ہی
سو طاعت میں اوسکی کہہ سب ہین
تیر سوں جلی دوستی کی انتہا میں
ولی اوسکی خدمت سین ہیں خوم
کلام اوسکا ہر آن یہی سن کر رہے
اوسکو تکلی راحت و رنج میں
اوسکی ہی یہہ قایم مستقیم
اوسکی لطف ہی سی ہی مروت
اوسکی طرف جو کرے صفات
وہی اوسکی ہی حق کی

ہر اک شے میں جلی ہی تیرے نشان
کہ ہی ذات ان کا اوس اذکار کو
سو غیروں کی کم سوہی ہر آن
وہ حاضر ہیں جلی مست ہیں ہی مدام
نہیں اوسکی خدمت سی کچہ کو کام
یہہ خدمت ہی تیرے ہیں نیرنگی جلی
سدا ذکر کرتی ہی گریہ
تڑپتی ہی ہر سطح بر آب کی
سکہاتی ہی یہہ رسم عشاق کو
کہ کثرت کی عالم کی ہون دو تبا
حکم متبدل اوسکی یہہ ناچار ہیں
نہ اوسکی ذرا بہی ہاں گفتگو
سو اوسکی ہی راحت رنج ہے
عبادت میں اوسکی گزرتا ہے
کرو یاد اونکو ہون مست او سے جہاں
ندی کنارے اونکی دلیں تمام
کمال اوسکا ہر وقت ذرہ ذرہ ہی کہی
سقید ہو کر قید از رنج میں
اوسی ہی کہی عالمین سید و سیم
اوسکی طرف دیکہی ان اوس رات
بن آوے کہی یہہ بہی سلوک جات
کہ غیروں کی یاد ہی ہے رنج

طرق ذکر کی وہ بہیں ہیں ہزار
سو وہمیں سب سچ تھیں گن کر
سو حلقوں میں ہی کہیں زور سوں
سو حقیقت اونکا یہہ نظام ہے
یہہ حضرات کرتے ہیں سب بات
یہہ بلبل ہی ہر تی عجب آن میں
دل جتنی اوسکی تسبیح ہی
بلند جو ہین دیکھو یون دوب
کہ عاشق سچے کا ذکر ہی قبل و قال
یہہ جس کو کی ہیں خوان گرہیں
سلیں بہتیا اونکو کون ہے
سو عاقل اونکی وہاں بھی جست
سکہایا اوسکو ہی فکر و تخن
کلا کہو زبانیں وہ کرتا ہی کر
سو یہہ سب تسبیح بستان کے
اوسکی کمالات دیکہا کری
اوسی سی ہر وسا کری سر بسر
اوری جس سچی ہوا اوسکا عتاب
سو خبر کہلی ہی وہ دور رد
اوسکی لئی سب بنی لا ابو ہی
غرض غیر سب مقید ہو ہی او
سو بات آکہی ہمیں توحید پا

اور ہر یک جگہ پہاتی ہی نبیل
اوسین عجب سی سب جنت ہی کلی
کہ طالب میں چلتا ہے وہ بار بست
کہ ہم ہندی ہی بن بندگی کی بہی
اگر ہی سید سین بندگی
کہ سو سو کرتی عشق سی آتش
سو سب ایک نکتہ کی تشریح ہی
نکالی ہی وہ کہانی خوب
کتاب کش میں ہوا اپکی چند جاں
سو میں کر جلی اوسکی خلوت نشین
جو چاہیں کر کیوں ہر رو بیان
یہاں کو نکل لا کر یہی کہوں
بنایا اوسی کری کن اور کن
کروڑ و طرق ہین وہ کو کہی کبر
جو ہی جالس تصور جان کی
اوسکی انتخابات اونچا کری
پہر دوری پہی وہ جو کر خدا
کہی ہی سو سو اوسکا خطاب
کہ توحید میں تی جو صلہ
اوسکی لی یہی ابر صحاب
سو توحید کا اوس قدر تو جو
عبادت ہی اوسکا جو کر دیا